

ہے۔ جس تمنّا میں نہ دنیا لہنڈ آئے، نہ دین، اس کے بے سرو پا ہونے میں
کسے کلام ہو سکتا ہے؟

۳۔ لغات : ہرزہ : فضول، بیکار، بے سود

زیر و بم : نیچا اور اونچا سر۔

تکمین : جماؤ، پھٹراؤ، ہوشیاری۔

شرح : وجودِ باری تعالیٰ کے سوا کسی اور کی ہستی یا نیستی کے اونچے سر
لگانا بالکل بے سود اور بیکار ہے۔ ذکرِ باری تعالیٰ کے سوا دیوانگی اور ہوشیاری
میں فرق و امتیاز کا آئینہ دکھانا سراسر لغو ہے۔ یعنی کائنات کی ہستی اور نیستی
کا معاملہ اس لائق ہی نہیں کہ کوئی اس میں وقت صرف کرے، کیونکہ امرِ حقیقی ذاتِ
باری تعالیٰ ہے اور بس۔

مطلب یہ کہ باری تعالیٰ کا ذکر نہ ہو تو یہاں جو کچھ ہے، اس کی دیوانگی اور
ہوشیاری میں امتیاز کی کون سی وجہ ہے؟ جو ذکر سے غافل ہے، وہ سراسر دیوانہ
ہے اور جو ذکر سے غافل نہیں، صرف اسے ہوشیار سمجھا جا سکتا ہے۔ گویا اس
بارے میں امتیاز کا پیمانہ صرف ذکر ہے۔

۴۔ لغات : خمیانہ : انگڑائی۔

شرح : جو لوگ معنی شناسی کے مدّعی ہیں، وہ صرف ظاہر داری میں الجھے
ہوئے ہیں گویا ان کی معنی شناسی سراسر ظاہری نمائش کی ایک انگڑائی ہے۔ اس
طرح جو لوگ حق گو ہیں، انھیں بھی تخیل و آفرین کا ذوق ہے، یعنی وہ بھی یک قلم
اسی ذوق کا پیمانہ بنے ہوئے ہیں۔

مراد یہ ہے کہ اچھی باتیں وہی سمجھی جا سکتی ہیں، جو تحریر و تقریر میں نمود
شہرت کے لوٹ سے پاک ہوں۔ حقیقی معنی شناسی وہی ہے، جس میں ظاہر داری
کا کوئی لگاؤ نہ ہو اور حق گوئی وہی ہو سکتی ہے، جس کے لیے کسی سے مدح و ستائش
کی تمنّا نہ رکھی جائے اور دل ایسی تمنّا سے بالکل خالی ہو۔